حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کی مشہور زمانہ تصنیف

فیوضِ یزدانی مترجم

ترجمہ

الفتح الربانی

ناشر
مدینہ پبلشنگ کمپنی
ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۱

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

ترجمہ

اس سے بہتر کلام کس کا جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے

محبوب سبحانی قطب صمدانی اعلیحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے
مواعظ وملفوظات کا بہترین ذخیرہ مسمّٰی بہ

فیوضِ یزدانی مترجم

ترجمہ

الفتح الربّانی

مترجمہ

حضرت مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب (مولوی فاضل) میرٹھی

ناشر
مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق ترجمہ بحقِ ناشر محفوظ ہیں

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ ایم۔اے جناح روڈ۔ کراچی

مطبوعہ :۔ مشہور آفسٹ لیتھو پریس، کراچی نمبر ۱

تعداد طباعت —— بار دوم —— ایک ہزار

تاریخ طباعت —— جون ۱۹۸۲ء

قیمت فی جلد ۹۱/-

Marfat.com

كَلَّفَهُ الصُّعُوْدَ اِلٰى مَوْضِعٍ عَالٍ ؞ وَيَدَهٗ فِيْ ظَهْرِهٖ ؞ كَلَّفَهٗ دَعْوَةَ الْخَلْقِ اِلٰى طَعَامِهٖ وَالنَّفَقَةَ مِنْ عِنْدِهٖ ؞ هٰذَا هُوَ اللُّطْفُ الْبَاطِنُ الْخَفِيُّ ؞ يَا غُلَامُ كُنْ مَعَ اللّٰهِ صَامِتًا عِنْدَ مَجِيْئِ قَدَرِهٖ وَفِعْلِهٖ حَتّٰى تَرٰى مِنْهُ اَلْطَافًا كَثِيْرَةً اَمَا سَمِعْتَ بِغُلَامِ جَالِيْنُوْسَ الْحَكِيْمِ كَيْفَ تَخَارَسَ وَتَبَالَهَ وَتَسَاكَتَ ؞ حَتّٰى حَفِظَ كُلَّ عِلْمٍ عِنْدَهٗ حِكْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجِيْئُ اِلٰى قَلْبِكَ مِنْ كَثْرَةِ هٰذَيَانِكَ وَمُنَازَعَتِكَ لَهٗ وَاعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْمُوَافَقَةَ ؞ وَتَرْكَ الْمُنَازَعَةِ ؞ وَاٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اَلْمَجْلِسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِالْمَدْرَسَةِ تَاسِعَ عِشْرِيْنَ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ وَخَمْسِمِائَةٍ

يَا قَوْمُ اعْرِفُوا اللّٰهَ وَلَا تَجْهَلُوْهُ ؞ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْصُوْهُ ؞ وَوَافِقُوْهُ وَلَا تُخَالِفُوْهُ وَارْضُوْا بِقَضَائِهٖ وَلَا تُنَازِعُوْهُ ؞ وَاعْرِفُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِصَنْعَتِهٖ ؞ هُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ؞ هُوَ الْقَدِيْمُ الْاَوَّلُ الدَّائِمُ الْاَبَدِيُّ ؞ اَلْفَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝ هُوَ الْمُغْنِيْ هُوَ الْمُفْقِرُ ؞ هُوَ النَّافِعُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْمُعَاقِبُ

پاس موجود رہا۔ ان کو مکلف بنایا اونچی جگہ چڑھنے کا اور اپنا ہاتھ ان کی کمر میں ڈالے رہا۔ ان کو مکلف بنایا کھانیکی طرف مخلوق کو بلانیکا اور مصارف اپنے پاس سے عطا فرمائے۔ اسی کا نام ہے عنایت باطنی و خفی **صاحبزادہ** حق تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ خاموش کھڑا رہ تاکہ الطاف کثیرہ اس کیطرف سے تجھ کو نظر آئیں۔ کیا تو نے جالینوس حکیم کے غلام کا قصہ نہیں سُنا کہ کس طرح گونگا اور بھولا اور چُپ چاپ بنا رہا یہانتک کہ جو کچھ علم جالینوس کے پاس تھا اُس نے سب سیکھ لیا۔ اللہ عزوجل کی حکمت تیرے قلب کی جانب تیری زیادہ بک بک اور اسکے ساتھ جھگڑنے اور اُس پر اعتراض کرنے سے ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ یا اللہ ہم کو نصیب فرما موافقت اور ترک منازعت اور ہمکو عطا فرما دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے

گیارہویں مجلس

(وقت صبح ؞ یوم جمعہ ؞ ۱۹ شوال ۵۴۵ھ مدرسہ معمورہ)

صاحبو! اللہ کو پہچانو اور اس سے جاہل نہ رہو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کی معصیت نہ کرو۔ اسکی موافقت کرو مخالفت نہ کرو اسکی قضا پر رضا اختیار کرو اور اس سے منازعت نہ کرو اور معرفت حاصل کرو حق تعالےٰ کی اسکی صنعت سے وہی ہے پیدا کرنیوالا رزق دینے والا سب سے پہلے سب کے بعد اور ظاہر و باطن، وہی ہے قدیم اور اول، دائم اور ابدی۔ کرسکنے والا جو کچھ بھی چاہے کہ جو کرے اس سے باز پرس نہ ہو اور لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ وہی ہے تونگر بنانیوالا۔ وہی ہے فقیر بنانیوالا۔ وہی ہے نفع پہنچانیوالا۔ زندہ کرنیوالا، مارنے والا، سزا دینے والا۔ وہی

Marfat.com

المخوف المرجو، خافوه ولا تخافوا غيره
وارجوه ولا ترجوا غيره، دوروا مع قدرته
وحكمته الى ان تغلب القدرة الحكمة،
تأدبوا مع السواد على البياض الى ان يأتي
ما يحول بينكم وبينه، تكونوا محفوظين
من خرق حدود الشرع الذي اشير اليه
معنى لا صورة، لا يصل الى هذا الامر
الا آحاد الصالحين، ما لنا حاجة خارجة
عن دائرة الشرع، ما يعرف هذا الامر
الا من دخل فيه فاما بمجرد الصفة
فلا تعرفه، كونوا جميع اموركم بين يدي
الرسول صلى الله عليه وسلم مثل دبن
الاوساط تحت امره ونهيه واتباعه الى
ان يدعوكم الملك اليه فحينئذ استأذنوا
الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم و
ادخلوا عليه، انما سمي الابدال ابدالا
لانهم لا يريدون مع ارادة الله عز
وجل ارادة ولا يختارون مع اختياره
اختيارا يحكمون الحكم الظاهر ويعملون
الاعمال الظاهرة ثم يتفردون الى
اعمال تخصهم، كلما ترقت درجاتهم
ومنازلهم يزيدون امرا ونهيا الى
ان يبلغوا الى منزل لا امر فيه ولا
نهي، بل اوامر الشرع تفعل
فيهم

ڈر کے قابل ہے اور وہی اُمید کے لائق ہے ۔اس سے ڈرو اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اُس سے آرزو رکھو اور کسی سے آرزو مت رکھو۔ گھومتے رہو اس کی قدرت اور حکمت کیساتھ یہاں تک کہ قدرت غالب آجائے حکمت پر۔ مؤدب ہو قرآن مجید کیساتھ یہاں تک کہ وہ حالت پیدا ہو جائے جو آڑ بنجائے تمہارے اور اس کے درمیان کہ تم محفوظ ہو جاؤ حدود شریعت کی مخالفت سے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں بلحاظ معنی نہ کہ باعتبار صورت، کیونکہ صورۃً اتباع شرع کبھی ساقط نہیں ہوتا اس مرتبہ پر نہیں پہنچتا مگر کوئی کوئی صالحین میں سے ۔جو چیز شریعت کے دائرہ سے باہر ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں اور اس کو وہی جان سکتا ہے جو اسمیں داخل ہو لیا ہو باقی محض تعریف سے تو اس کو پہچان نہیں سکتا۔ اپنے جملہ معاملات میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور کمربستہ ہو جاؤ آپ کے حکم اور ممانعت اور اتباع کے تحت میں رہو یہاں تک کہ فرشتہ تمکو آپ کی طرف بلائے پس اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کرو اور آپ کے پاس پہنچ جاؤ۔ ابدال کا نام جو ابدال رکھا گیا ہے تو اس وجہ سے (کہ انہوں نے اپنے ارادہ اور اختیار کو ارادہ واختیار خداوندی سے بدل لیا) کہ ارادہ خداوندی کے سامنے نہ وہ کوئی ارادہ کرتے ہیں اور نہ اختیار خداوندی کے سامنے کسی اختیار کو عمل میں لاتے ہیں۔ حکم ظاہری کو مستحکم اور اعمال ظاہرہ پر عمل کرتے رہتے ہیں اس کے بعد اس شغل میں لگ جاتے ہیں جو انکے لئے مخصوص ہے جوں جوں انکے درجوں اور مرتبوں میں ترقی ہوتی ہے ووں ووں ان کے لئے امر و نہی بڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ایسے مرتبہ تک پہنچتے ہیں جہاں امر ہے نہ نہی بلکہ احکام شرعیہ ان کے اندر اثر پذیر ہوتے

Marfat.com

وَتُضَافُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي مَعْزِلٍ لَا يَزَالُونَ
فِي غَيْبَةٍ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا يَحْضُرُوْنَ
فِي وَقْتِ مَجِيْءِ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ يُحْفَظُوْنَ فِيْهِمَا
حَتَّى لَا يُخْرِبُوْنَ حَدًّا مِّنْ حُدُوْدِ الشَّرْعِ
لِأَنَّ تَرْكَ الْعِبَادَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ زَنْدَقَةٌ
وَارْتِكَابَ الْمَحْظُوْرَاتِ مَعْصِيَةٌ لَا تَسْقُطُ
الْفَرَائِضُ عَنْ أَحَدٍ فِي حَالٍ مِّنَ الْأَحْوَالِ
يَا غُلَامُ اعْمَلْ بِحُكْمِهِ وَعِلْمِهِ وَلَا تَخْرُجْ
عَنِ الْحِيْطَةِ لَا تَنْسَ الْعَهْدَ جَاهِدْ نَفْسَكَ
وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَطَبْعَكَ وَدُنْيَاكَ
وَلَا تَيْأَسْ مِنْ نُّصْرَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا
تَأْتِيْكَ مَعَ ثَبَاتِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ حِزْبَ
اللهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَقَالَ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا أَمْسِكْ لِسَانَ
نَفْسِكَ عِنْدَ شَكْوَاهَا إِلَى الْخَلْقِ كُنْ
خَصْمًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا وَعَلَى جَمِيْعِ الْخَلْقِ
أْمُرْهُمْ بِطَاعَتِهِ وَانْهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ
انْهَاهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْاِبْتِدَاعِ وَ
اتِّبَاعِ الْهَوٰى وَمُوَافَقَةِ النَّفْسِ وَ
أْمُرْهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ
رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَا قَوْمُ**
احْتَرِمُوا كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأَدَّبُوْا مَعَهُ
وَالْوُصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
تَجْعَلُوْهُ مَخْلُوْقًا يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا

اور ان کی جانب منسوب کر دیئے جاتے ہیں (کہ شریعت کے موافق کام خود بخود ان سے ہوتے رہتے ہیں) وہ ہمیشہ غائب رہتے ہیں۔ حق تعالیٰ کی معیت میں اور حاضر ہوتے ہیں تو بس امر یا نہی کے وقت اس میں (منجانب اللہ) ان کی حفاظت رکھی جاتی ہے یہاں تک کہ شریعت کی حدود میں سے ایک حد کو بھی ضائع نہیں کر سکتے کیونکہ فرض عبادتوں کا چھوڑنا زندیق بننا ہے اور ممنوعات کا مرتکب ہونا خدا کا نافرمان بننا ہے کہ فرائض کسی حالت میں بھی کسی سے ساقط نہیں ہوتے۔

صاحبزادہ عمل کر اس کے حکم اور علم پر اور احاطہ سے باہر مت نکل۔ عہد کو مت بھول جہاد کر اپنے نفس سے اپنی خواہش سے اپنے شیطان سے اپنی طبیعت سے اور اپنی دُنیا سے اور نااُمید نہ ہو اللہ عزوجل کی نصرت سے کیونکہ وہ ضرور آئے گی تیرے جماؤ کے وقت۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ "بیشک اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے" اور فرماتا ہے کہ "جو لوگ ہمارے راستے میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم انکو دکھا دیتے ہیں اپنے راستے" جو وقت زبان مخلوق سے شکوہ کرے تو اس کو روک لے اور اللہ کی طرف سے اس زبان اور ساری مخلوقات کا مدمقابل بن کر ان کو حکم کر اس کی طاعت کا اور منع کر اسکی معصیت سے روک انکو گمراہی اور بدعتوں کے ارتکاب اور خواہش نفس کے اتباع اور نفس کی موافقت سے اور حکم کر ان کو کتاب اللہ عزوجل اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا۔

صاحبو! احترام کرو اللہ کی کتاب کا اور باادب رہو اس کے ساتھ وہی تمہارے اور اللہ عزوجل کے درمیان ذریعہ اتصال ہے۔ اس کو مخلوق مت کہو۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ یہ میرا کلام ہے۔

Marfat.com

كلامي تقولون انتم لا۔ من ردّ على الله عزّ وجلّ وجعل القرآن مخلوقاً فقد كفر بالله عزّ وجلّ وبرئ منه هذا القرآن۔ هذا القرآن المتلوّ هذا المقروء هذا المسموع هذا المنظور هذا المكتوب في المصاحف كلامه عزّ وجلّ۔ كان الامام الشافعي والامام احمد رضي الله عنهما يقولان القلم مخلوق والمكتوب به غير مخلوق والقلب مخلوق والمحفوظ فيه غير مخلوق يا قوم انصحوا القرآن بالعمل به لا بالمجادلة فيه۔ الاعتقاد كلمات يسيرة والاعمال كثيرة عليكم بالايمان به صدّقوا بقلوبكم واعملوا بجوارحكم اشتغلوا بما ينفعكم لا تلتفتوا الى عقول ناقصة دنية يا قوم المنقول لا يستنتج بالعقل والنص لا يترك بالقياس لا تترك البينة وتقف مع مجرد الدعوى اموال الناس لا تؤخذ بالدعوى من غير بينة قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لو اخذ الناس بدعاويهم لادّعى قوم دماء قوم واموالهم لكن البينة على المدّعي واليمين على من انكر لا ينفع لسان عليم وقلب جاهل عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال اخوف ما اخاف على امتي من منافق

کلام ہے۔ (اور ظاہر ہے کہ جس طرح خدا کی ذات اور اسکی ساری صفات قدیم اور غیر مخلوق ہیں اس طرح کلام بھی اسکی صفت ہے (جسکو مخلوق نہیں کہہ سکتے) اور تم کہتے ہو کہ نہیں جس نے حق تعالیٰ کا قول رد کیا اور قرآن کو مخلوق بتایا اس نے کفر کیا اللہ عزوجل کا اور اس سے بیزار ہو گیا یہ قرآن۔ یہی قرآن جو پڑھا جاتا ہے یہی جس کی تلاوت ہوتی ہے یہی جو سننے میں آتا ہے۔ یہی جس پر نظر پڑتی ہے یہی جو مصحف میں لکھا ہوا ہے اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ قلم مخلوق ہے مگر اس سے لکھا ہوا (قرآن) غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے مگر (قرآن) جو اسمیں حفظ ہوتا ہے غیر مخلوق ہے **صاحبو!** قرآن کے خیر خواہ بنو اس پر عمل کرکے نہ کہ اسمیں مجادلہ کرکے۔ اعتقاد کے متعلق صرف چند باتیں ہیں البتہ اعمال بکثرت ہیں۔ قرآن پر ایمان لانا ضروری سمجھو، اسکو سچا مانو اپنے دلوں سے اور عمل کرو اپنے اعضاء سے اسمیں مشغول ہو جو تمکو مفید ہو اور مت توجہ کرو ناقص اور کمزور عقلوں کی طرف **صاحبو!** منقول مضمون کا نتیجہ عقل سے حاصل نہیں ہو سکتا اور نص نہیں چھوڑی جا سکتی قیاس سے (البتہ عقل اور قیاس اگر نقل اور نص کیخلاف ہو تو عقل کو ناقص اور قیاس کو فاسد کہہ کر چھوڑ دینگے) ثبوت کو چھوڑ کر محض دعوے کے ساتھ قائم مت ہو کہ لوگوں کے مال ثبوت کے بغیر محض دعوے سے نہیں لئے جا سکتے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ محض دعوے سے کامیاب ہو جاویں تو بہتیرے لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے خون کے اور بہتیرے لوگ دعوے کرنے لگیں لوگوں کے اموال کے ولیکن بار ثبوت ہے مدعی پر اور حلف ہے مدعا علیہ پر" پر یہ مفید نہیں کہ زبان تو ماہر ہو اور قلب نادان۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو بڑا اندیشہ جس کو اپنی اُمت کے لئے خطرناک سمجھ رہا ہوں اس منافق کیطرف

Marfat.com